ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون ان كنتم مؤمنين

اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانوں کو سب سے اعلی واشرف مرتبے اور مکان پر فائز کیا ھے اور ایک مسلمان کیلئے لائق وزیبا نہیں کہ وہ اپني کمیوں اور کوتاہیوں کیوجہ سے اپنے آپ کو قار مذلت میں ڈھکیل دے. ایک مسلمان کو اللہ رب العزت نے تابع بنا کر نہیں بھیجا ھے بلکہ اسکي تخلیق خیر امت کے طور پر کي ھے تاکہ لوگ اس کے تابع ھوں "کنتم خیر أمة أخرجت للناس" آل عمران 110 و دوسري جگہ اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا "ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا" النساء 141

استاذ سید قطب رحمة اللہ علیه اوپر کي آیت کي تفسیر میں عرض کرتے ھیں کہ کافر کبھي بھي مومن پر غالب آھي نہیں سکتا یہ اللہ رب العزت کا قطعي وعدہ اور فیصلہ ھے.

قرآن کي یہ آیت اس بات کو واضح کرتي ھے کے مومنانہ روح اور مومنانہ فکر جو ھوتی ھے درأصل وہي سیادت وقیادت کرتي ھے.

عقابي روح جب بیدار ھوتي ھے جوانوں میں نظر آتي ھے انکو اپني منزل آسمانوں میں
– علامة اقبال

مندرجہ بالا آیت مسلم جماعت اور امت سے مطالبہ کرتي ھیکہ وہ ایمان کی حقیقت کو دلوں میں أجاگر کریں اور اسکے تقاضوں کو پورا کرنے کي کوشش کریں ۔ کیونکہ کامیابي اور ہمارے درمیان جو فاصلہ ھے خواہ کوئي زمانہ ھو یا کوئي مقام ھو وہ دراصل یہ ہیکہ ہم ایمان کي حقیقت کو مکمل کریں اور اس حقیقت کے تقاضوں کو اپني زندگي میں پورا کریں، یہ چیز ایمان کي حقیقت میں سے ھیکہ ھم دشمنوں کے سامنے کبھي سرنگوں نہ ھوں اور کبھي بھي عزت اللہ کے سوا کسي سے نہ طلب کریں " اذا استعنت فاستعن باللہ" اور دراصل ایمان کا تعلق اسي عظیم طاقت اور احساس سے ہوتا ہے جو کبھي بہي مومن کوکمزور نہین ھونے دیتا اور نہ ہي اسے اللہ سے بے نیاز ھونے دیتا ہے ، اسي لئے انتم الأعلون جب تک تم ایمان کي شرطوں کو پورا کروگے، اللہ تبارک وتعالی کبھي بھي کافرون کومومنین پر غلبہ نہیں دیسکتا جو ایمان کي شرطوں اوراسکے تقاضوں پر پورا اتر تے ھوں اللہ کي سنت رھي ھیکہ وہ انھیں تنہا نہیں چھوڑتا.

عزیزو! ایک مسلم دراصل خوف وامید، ترغیب وترہیب ، خوش خبري اور انذار کے درمیان اپني زندگي گذارتا ھے اسي لئے وہ اس دنیا کو آخرت کي کہیتي سمجھتا ھے اور اپني آخرت کیلئے اور آنے والے کل کیلئے اور اپني معاد کیلئے کام کرتا ھے ، یہي قرآني تعلیم ھے جو اللہ رب العزت نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے نازل کیا ۔ اسي حقیت کو مندرجہ ذیل چند آیات اور واقعات سے مزید واضح کرنے کي کوشش کرونگا.

حضرت موسی علیہ السلام کے قصے میں اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا " قلنا لا تخف انك انت الأعلى" طه 68 - تم خوف وہراس کا شکار نہ ھوؤ ، کیونکہ حق تمھارے ساتھہ ھے اور انکے ساتھہ باطل ھے تمھارے ساتھہ پاکیزہ عقیدہ ھے اور انکے ساتھہ خرافات کا پلندہ ھے، تمھارے پاس سچا ایمان ھے اور تم کو اسکے مقابلے اور جنگ پر دنیا وآخرت دونوں میں اجر ھے جبکہ فرعون کے جادوگر وہ ایک فاني انسان کي خدمت بجا لانے میں کوشاں ھیں اس لئے تمھیں ڈرنے کي بالکل ضرورت نھیں.

احد کے معرکے میں مشرکین مکہ کو مسلمانوں پر وقتي کامیابي حاصل ھوي اور مسلمانوں کو بہت بڑے نقصان سے دوچار ھونا پڑا ، ستر سے زیادہ صحابہ کرام جام شہادت نوش فرما گئے ، حضور پاک صلى اللہ علیہ سلم کے دندان مبارک شھید ھوگئے، چھرہ مبارک زخمي ھوگیا اور اس سے زیادہ بھي نقصانات ھوسکتے تھے لیکن اللہ تبارک وتعالی کا پیغام مسلمانوں کے سامنے واضح ھوچکا تھا کہ فتح انکي میراث نھیں بلکہ فتح اور ہزیمت یہ اللہ سبحانہ تعالی کے حکم کے تابع ھیں اور اللہ کے قوانین اور سنتیں کبھي تبدیل نھیں ھوتیں. (ولن تجد لسنة الله تبديلا) الفتح 23 ، دوسري جگہ ارشاد فرمایا "قد خلت من قبلكم سنن فسيروا في الأرض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين " آل عمران 132

مندرجہ بالا آیت کا پس منظر:

غزوة احد کے بعد جو آیات نازل ھویں ان میں آیت "ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الآعلون ان كنتم مؤمنين" آل عمران 139، دراصل مسلمان جن مایوس کن کیفیت کا شکار تہے اس سے نکالنے کیلئے نازل ھوي اور ان سے اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ وہ اللہ کي مدد سے مایوس نہ ھوں، بلکہ وہ اس موقف پر پوري قوت اور عزیمت سے قائم رھیں کہ أعلی وأرفع مومن ھي ھونگے اگر وہ ایماني تقاضوں کو حقیقت میں پورا کرتے ھوں اور اس

لئے بھي کہ ان کا مقام ومرتبہ دنیا اور آخرت دونوں میں کافروں سے بلند وبالا تر ھے "ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا" النساء 141

آپ کے سامنے مندرجہ بالا جو آیت ھے "ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الآعلون ان کنتم مؤمنین" کے شان نزول کے سلسلے میں مفسرین عزام کي چند رائیں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ھوں.

1- علامہ طبري رحمہ اللہ نے اپني تفسیر میں ذکر فرمایا ھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اصحاب شھید ھوگئے اور ایک کثیر تعداد زخمي ھوي یہاں تک کہ بہت سے لوگ مایونسي کا شکار ھوگئے تو اللہ تبارك وتعالی نے اصحاب محمد کو دلاسا دیا اور یہ آیت نازل فرمائي، تو گویا یہ آیت انکو دشمنوں کے خلاف جنگ پر ابہارنے کیلئے نازل ھوي.

2- علامہ طبري ہي ابن عباس رضي اللہ عنہ کے حوالے سے ایک دوسري روایت کرتے ھیں کہ خالد بن ولید رضي اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے احد کے پہاڑ کے بالائي حصے سے پشت سے مسلمانوں پر حملہ آور ھوے تو انکے اس ارادے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے میرے رب انکو مسلمانوں پر غالب نہ ھونے دیجئے گا جس کے جواب میں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائي "ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الآعلون ان کنتم مؤمنین"

3- ایک تیسري روایت میں آتا ھے کہ جب جنگ أحد کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہزیمت سے دوچار ھوے تو کہا اس نے کیا کردیا ، اس نے کیا کیا اور ایک دوسرے کو مدد کیلئے پکارنے لگے اور یہ چہ میگوئیاں ھونے لگیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شھید کردئے گئے جس سے وہ دل برداشتہ ھوگئے اور گھرے رنج وغم میں تھے کہ اتنے میں خالد بن ولید رضي اللہ عنہ نے ان پر أحد کے بالائي حصے سے حملہ کردیا اور صحابہ کرام پہاڑ کے نچلے حصے میں ھوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھہ کر کہا "اللھم لا قوۃ لنا الا بك، ولیس یعبدك بھذہ البلدۃ غیر ھولاء النفر" اور پھر مسلمان لوٹ کر قوت کے ساتھہ مشرکین پر حملہ آور ھوے، یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے انکو ہزیمت عطا کي اور مسلمان پہاڑ کے بالائي حصہ پر فائز ھوگئے اور اللہ نے یہ

آیت نازل کي "وانتم الآعلون ان کنتم مؤمنین" اور الله نے اپنا وعده سچا کردیا اور اپنے بندے محمد صلی الله علیه وسلم کي مدد کي اور اصحاب شرک کو شکست وذلت سے دوچار کیا یہاں تک کہ غزوه أحد کے بعد حضور صلی الله علیه وسلم جس غزوے میں بھي شریک ہوے فتح و کامراني نے ان کے قدم چومے.

4- امام قرطبي نے بھي اسي سے ملتي بات اپني تفسیر میں ذکر کي ھے کہ حضور صلی الله علیه وسلم اس کے بعد همیشہ فتح ونصرت سے ہمکنار ہوۓ

اس آیت کے نزول کے پیچھے جو حکمت پنہاں ھے وه دراصل یہ ھیکہ آج بہي مسلمان یوم احد سے سبق حاصل کریں، الله رب العزت کي سنت کو پہچانیں، قوانین الہي جو دنیا میں جاري ھیں اس سے درس حاصل کریں جو کبہي بدلتے نہیں ھیں بلکہ همیشہ باقي وجاري رہتے ھیں، بہت ضرورت ھیکہ هم اس معاني کو سمجھیں اور اس کے اسباب کو مضبوطي سے پکڑ لیں، اس کے مقتضیات پر عمل پیرا ہوں تو مدد همیشہ انکا ساتھ دیگي اور عزت وسربلندي انکا انتظار کریگي اور اسکي حتمي اور دائمي سنت یہ ھیکہ فتح و کامراني ہمیشہ اس کے ساتھ هوگي جو الله رب العزت کي شریعت پر گامزن هوگا اور حضور صلی الله علیه وسلم کي سنت پر عمل پیرا هوگا (وان تطیعون تهتدوا) النور 54

اور کیوں نہ ایسا هوگا جبکہ الله رب العزت کا فرمان ھے "وجعل كلمة الذين كفروا السفلى وكلمة الله هي العليا والله عزيز حكيم" التوبة 40 اور کیوں نہ ایسا هوگا کیوں کہ الله رب العزت کا متعین کرده راستہ ہی احسن اور بہتر راستہ ھے "الله نزل احسن الحديث كتابا متشابهاً مثاني تقشعر جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله ذلك هدى الله يهدي به من يشاء ومن يضلل الله فماله من هاد" الزمر 23

کیوں نہ ایسا هوگا جبکہ منجملہ سب سے افضل عمل وه دلوں کو الله کي دعوت سے منور کرنا ھے اور سب سے بہتر لوگ وه ہیں جو دعوت کے کام میں لگے ھیں "ومن احسن قولا ممن دعا الى الله وعمل صالحا وقال انني من المسلمين" فصلت 33 اور الله نے انکو اس بہترین کام کے لۓ منتخب کرلیا ھے "الله اصطفى من الملائكة رسلا ومن الناس ان الله سميع بصير" الحج 75

حضور صلى الله عليه وسلم كے اسوۂ ميں كاميابي وكامراني كيوں نہ ہو جو ہميں ايسا نبي ملا، حضرت جابر رضي الله عنه سے مروي هيكہ حضور صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا "أعطيت خمسا لم يعطهن أحد قبل : نصرت بالرعب مسيرة شهر، وجعلت لي الأرض مسجدا وطهورا فأيما رجل من أمتي ادركته الصلاة فليصل وأحلت لي الغنائم ولم تحل لأحد قبلي، وأعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة" متفق عليه.

يقينا كاميابي مومنين ہي كيلئے هے كيونكہ الله تعالى كا فرمان هے "لا يغرنك تقلب الذين كفروا في البلاد، متاع قليل ثم ماواهم جهنم وبئس المهاد" آل عمران 196

دوسري جگہ الله رب العزت نے ارشاد فرمايا جب معركہ كے دن موسى عليه السلام تردد ميں تهے انكے پاؤں لڑكهڑا نے لگے "فاوجس في نفسه خيفة قلنا لا تخف انك انت الآعلى" طه 67-68

ليكن جب ايمان كي شرط غايب هوگي تو پهر ناكامي ونامرادي هاتهہ لگے گي اور نصرت وفتح غائب هوجائيگي – غزوه احد ميں ايک بڑي غلطي حضور صلى الله عليه وسلم كي اطاعت اور انكے حكم كي خلاف ورزي تهي اور دوسري طرف مال غنيمت كي لالچ وطمع جس نے جسموں كو زخمي كرنے سے پہلے ايمان كو زخمي كيا جسكا حتمي نتيجہ يہ هوا كہ الله كي مدد ميں تاخير ہوي "ولقد صدقكم الله وعده اذ تحسونهم باذنه حتى اذا فشلتم وتنازعتم في الأمر وعصيتم من بعد ما اراكم ما تحبون منكم من يريد الدنيا ومنكم من يريد الآخرة ثم صرفكم عنهم ليبتليكم ولقد عفا عنكم والله ذو فضل على المومنين" آل عمران 153

اسي طرح غزوه حنين ميں جو كمي رہي وه اپني كثرت پر بهروسہ اور اصل مرجع اور مددگار كو بهولنا تها "ويوم حنين اذ اعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئا وضاقت عليكم الأرض بما رحبت ثم وليتم مدبرين" التوبة 25

اوپر كي گفتگو سے يہ واضح هوگيا كہ يہ امت صالح امت ہوہي نہيں سكتي بغير اپنے نبي كي اتباع كے اور بغير دين كے، اور ترقي وكاميابي سے ہمكنار نہيں ہوسكتي بغير آسماني شرائع واحكامات كے چنانچہ 2 هجري 17 رمضان المبارک غزوه بدر ميں ايمان صحابہ كے دلوں پر مكمل غالب تها، اس كي روشني سے انكے قلوب منور تهے، دوسري طرف الله كے دين ميں ہي كاميابي كا پورا اور مكمل بهروسہ تها چنانچہ سعد بن معاذ رضي الله

عنہ فرماتے ہیں "لو خضت بنا البحر لخضنا معك ما تخلف منا رجل واحد" اے نبي صلى الله عليه وسلم اگر آپ ہم سے سمندر میں بہي کودنے کیلئے کہیں گے تو ہم میں سے کوئي پیچھے نہ ہٹیگا. مقداد رضي الله عنہ نے کہا "لا تقول لك كما قالت بنو اسرائيل لموسى اذهب انت وربك فقاتلا انا هاهنا قاعدون ولكن اذهب انت وربك فقاتلا انا معكما مقاتلون"

معاذ بن عفراء رضي الله عنہ جو بچے تھے اور تمنا لئے ہوئے تھے کہ میں ابو جهل ملعون کو قتل کرونگا کیونکہ میں نے سنا ھیکہ وہ حضور صلى الله عليه وسلم کو گالیاں دیتا ھے.

الله تبارك تعالى نے سارے انسانوں کو پیدا کیا اس میں مومن بہي ھیں ، کافر بہي ھیں، گورے بہي ھیں اور کالے بہي ھیں، فقیر بہي ھیں اور مالدار بہي ھیں، طاقتور بہي ھیں اور کمزور بہي ھیں لیکن سب کو بہترین صورت میں پیدا کیا، اگر وہ ایمان لے آئینگے تو اس منزلت کي حفاظت کرینگے لیکن اگر ایمان کوچھوڑ دینگے توسب سے نچلے سطح پر پہونچ جائینگے "لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم ثم رددناه اسفل سافلين االا الذين آمنو وعملوا الصالحات" التين 4 – 6

واضح ہوا کہ مومنین کا عقیدہ ہي بہتر واعلى ھے کیونکہ وہ ایک الله کي عبادت کرتے ھیں اور اسکو سجدہ کرتے ہیں اورمشرک دنیا کي مختلف چیزوں کي پرستش کرتا ھے.

مندرجہ بالا آیت سے ہمیں یہ سبق ملتا ھیکہ الله رب العزت کي سنت کفر وایمان اور حق وباطل کے ساتھہ یہ ھیکہ عاقبت ھمیشہ متقیوں ہي کیلئے ھے اور ذلت ومسکنت ہمیشہ کافروں کیلئے ھے اور اگر اس سے مختلف کچھہ نظر آتا ہے تو وہ کافروں کو چھوٹ اور مسلمانوں کي آزمائش ھے۔

الله رب العزت سے دعا ہیکہ ہمیں حق کي فوج میں داخل فرما، اپني مدد سے ہمکنار کر اور ہمارے قول وفعل میں اخلاص عطا فرما اور دنیا کو ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت کي حامل نہ بنا واللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد الله رب العالمين۔

محمد عمر فلاحي

6 جون 2018 - الكويت